صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفا | دار سلطنت انگلشیہ

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

الحق ایجنسی دہلی کی کتابیں

تفسیر القرآن اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدوں مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم و ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل و مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص۔ کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ ... نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت ... رعایتی صہ مجلد ...

حمایل شریف

مترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی ... صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوا...

ہدایت کے متعلق سلسلہ وار نمبر لگاکر اسیکے مطابق نشان لگادیے ہین۔ جلد عہ دو روپے۔

تاریخ اسپین

نخامت کی ... صفحے

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوا لیا۔ اصلی قیمت للعہ ہے مترجم مرحوم کے فات ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہم نے خرید لی ہین وزن اس کا ایک سیر ۵ چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عہ مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجیے ورنہ پھر یہ کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر ... تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

... زمانہ

... ان بزرگ ... حضرات ... کا معقول و منقول سے ... اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸ ...

جلد ۱ — مطبوعہ پانچ جنوری سنہ ۱۹۱۲ع بروز جمعۃ المبارک — نمبر [illegible]

الحق دہلی

نیا سال

نغمۂ دلکش سنا ہان مطرب خوش لہجہ ہان
وقت ہے یہ جوش کا آغاز ہے یہ سال کا

محفل نیرنگ مین چراغون کی غیر معمولی روشنی ایک ایسے مہمان کی آمد کا پتہ دے رہی ہے۔ جو پہولون کی سیج سے اٹھکر ۳۱ دسمبر کی رات کو دنیا کے آغوش مین جلوہ گر ہوگیا ہے۔ یہ مہمان ایک شیرخوار بچہ کی طرح ہے۔ جس مین ابہی حیرت انگیز واقعات پیدا کرنے کی طاقت نے ظہور نہین کیا ہے۔ تاہم اس کے آنے سے یکم جنوری کی نورانی صبح نے نیلگون آسمان پران چمکنے والے تارون کو رخصت کردیا ہی جو دنیا کے تصویر خانہ مین تغیر کا خمیر دیکھہ دیکھہ کر پیمانہ کیطرح اپنی نگاہ کو گردش مین لا رہے تھے۔ اور زمین کے ذرون پر چہا جانے والی خاموشی صاف بتا رہی تہی۔ کہ ہر شئے کا انجام زوال ہے خوشی اور غم یہ دو نون چیزین عالم ہستی مین چھپی ہوئی ہین۔ پس یہ شناخت مشکل ہے۔ کہ شبنم کا آرڈر پہونچتے ہی باغون کے خوشنما پہول سنہ ۱۱ کی الوداع پر اپنی آنکھون مین آنسو بھر لائے رہین۔ یا سنہ ۱۲ ۱۹ کے خیر مقدم مین جوش مسرت سے نہائے دہوئے ہوئے نظر آتے ہین۔ احاطۂ فطرت مین تمام اشیاء نابود ہونے والی ہین۔ ہم جس چیز پر نگاہ دوڑاتے ہین۔ اس کی زندگی کا خاتمہ قیاسی نہین بلکہ یقینی ہے۔ انسان ہوا کا رخ بدلنے سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ بادبون پر جو تاریکی

کی تہ چڑہی ہوئی ہے۔ وہ ہٹ جائے گی۔ روشنی کے نمودار ہوتے ہی اُسے ایسی سنہری زندگی نصیب ہوگی جسکا ہر لمحہ گوناگون ترقیون کا مخزن ہوگا۔ دوسرے وعلم کے بہتے ہوئے چشمون سے حوادث کے زنگ دہل جائین گے۔ سیاست کے مصفا آئینہ مین صورتون کا حسن و قبح معلوم ہوکر عقل اور تجربہ بڑہیگا صنعتی شان و شوکت سے ایجاد کی طاقت کچھہ سے کچھہ ہو جائے گی۔ اور افلاس کی قربانی سے اطمینان نصیب ہوگا۔ مگر چند ہی روز مین باد مخالف چلتی ہے۔ اور اس کی امید کی کشتی ڈوب جاتی ہے۔ اور جو وہ سوچتا ہے۔ اس کے خلاف دیکھتا ہے اس کے تصورات ناکارہ ٹھہرتے ہین۔ اسمین شک نہین کہ گذشتہ اور آیندہ معلومات سے انسانی زندگی ان چیزون کو حاصل کر سکتی ہے جو اس سے کالے کوسون دور ہین۔ اور عقل و دانش اس کے دل کو جام جہان نما کا طلسم بنائے ہوئے بغیر نہین رہتے۔ لیکن انسان کو تمام باتون سے واقفیت پیدا ہو جائے۔ تو انواع واقسام کے خطرات اسے ایک منٹ بہی قرار نہ لینے دین۔ قدرت نے اہم رازون کو اپنے قبضہ مین رکھا ہے۔ اور انہین بشری دماغ تک نہین پہنچایا ہے۔ انسان کو جو کچھہ علم ہوا ہے۔ اس کی حالت ایسی ہے۔ جیسے کسی شخص کو درختون کا نام معلوم ہو۔ اور انکی شکل تخم یا پتون کے رنگ سے مطلق آگاہی نہ ہو۔

عام قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک سنہ گذر جاتا ہے۔ اور دوسرے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ تو لوگ سنہ گذشتہ کو برا بہلا کہکر اپنا جی ٹھنڈا کرتے ہین اور آینوالے سال کی ذات سے سینکڑون امیدین لاکھون تمنائین وابستہ کی جاتی ہین۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حوادث کا جوانمردی اور دلیری سے مقابلہ نہین کیا جاتا۔ بلکہ زمانے کا رونا رونے والے میدان سے منہ موڑ کر زخمی اور شکست خوردہ ثابت ہوتے ہین۔ مگر جو لوگ بہادر ہین۔ وہ کڑیان جھیلنے کو راحت متصور کرتے ہین۔ اور زخم پر زخم کھا کر میدان مین آگے بڑہتے چلے جاتے ہین۔ تو وہ ہولناک تاریکیون پر فتح پا کر حقیقی نور پا جاتے ہین۔ اور

سچائی اخلاق ہمیشہ کو ان کا نام زندہ رکھتا ہے۔ دنیا پر متواتر مصیبتیں۔ اور بلائیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اس کا خاص سبب یہ ہے۔ کہ مذہبی اثر کمزور ہو چلا ہے۔ ہر جماعت کی یہ خواہش ہے۔ کہ عیش و مسرت سے مطمئن ہو کر زرین بستر پر خواب شیرین کے مزے لے۔ اور اخلاق کے آداب و قوانین سے بے خبر رہے۔ حالانکہ مذہب اور تہذیب دونوں ساتھ ساتھ ترقی کرتے ہیں۔ اور دنیا میں جس قدر اعلےٰ جذبات نمایاں ہو گئے ہیں وہ سب مذہب کا صدقہ ہیں۔ دور کیوں جائیے مسلمانوں ہی کو دیکھئے کہ اب سے دور انکی کیا حالت تھی اور مذہبی سپرٹ کے معدوم ہو جانے سے اس ترقی یافتہ زمانہ میں بھی انکی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۱۹۱۱ء کے اسلامی واقعات گہری نگاہ سے دیکھے جائیں۔ تو دل میں درد اٹھتا ہے۔ اور آنکھوں سے اشک امنڈ آتے ہیں۔ مراکو جیسی سلطنت کی باگ فرانس نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور غیرتمندان قوم کے کان پر جوں بھی نہ چلی طرابلس کے بے گناہ مرد اور عورتوں کو عام مجمع میں برہنہ کر کے شہید کیا گیا۔ اور دنیائے اسلام نے ٹھنڈے دل سے ان دردانگیز واقعات کو سنا۔ ایرانی شیدایان ملک کے قومی جوش پر پانی پھر گیا۔ وہاں کی گورمنٹ نے چپکے سے روسی شرائط کو منظور کر لیا۔ یہ وہ کوائف ہیں جو دنیا کے آگے ہماری بے حمیتی۔ بے غیرتی۔ بزدلی کی تصویر کھینچ رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی۔ اور ہم اپنی اصلاح سے یونہیں بے خبر رہے۔ تو ہر جگہ ہمارے حقوق اور فوائد پامال ہوتے رہیں گے۔ سال گزشتہ کے یادگار واقعات میں اسلامی یونیورسٹی کی تحریک۔ سابق نظام کی وفات۔ دربار تاجپوشی کی دھوم دھام شہنشاہ معظم کی رونق افروزی۔ دہلی کو دارالسلطنت بنانے کی تجویز سے زمانہ کی تاریخ مزین ہے۔ پنجابی مسلمانوں کے لیئے عموماً معاونین و بہی خواہان الحق کے لیئے مخصوصاً سب سے افسوسناک واقعہ اخبار ہذا کی ضمانت ہے جدید پریس ایکٹ کی موجودگی تمام اخبارات کے لیئے خطرہ کا باعث ہے اور انتظامی حکام نے چند اخبارات سے ضمانتیں لے لیں جنکے حکم کی کوئی اپیل نہ ہو سکی۔ اس قانون کے عمل درآمد سے اخبارات کی زبان بندی اور ہندوستان کی پبلک رائیں تاریکی میں پڑی رہیں۔ ہز میجسٹی بھی ہندوستان میں تشریف لائے اور حضور ممدوح کے ہوتے ہوئے بھی یہ قانون منسوخ نہ ہوا۔ اب ہم اپنے ناظرین کو سال نو کی مبارکباد دیتے ہیں۔ اور وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ الحق کی اشاعت کو وسیع کر کے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت والی رقم کو پورا کر دیں گے۔ تو اخبار کو نہایت دلچسپ بنا دیا جائے گا

(توجہ [illegible]!)

کسی مذہبی مسئلہ پر نکتہ چینی کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ دوسرے مقدس مذہب کو دل کھولکر برا کہا جائے۔ مسافر آگرہ نے

کیا اخبار مسافر کی بدزبانی کا انسداد نہ ہوگا

جو مسلمانوں کے دل دکھانے پر کمر باندھی ہے قوم اس کا جواب دینا ننگ خیال کرتی ہے۔ اور اسلامی اخبارات ضمانت طلب کیئے جانے کے خوف سے خاموش ہیں۔ ایسے میں مسافر کی خوب بن پڑی ہے۔ اور وہ نہایت دلیر ہو کر مذہب اسلام کو اپنی بدگوئی کا نشانہ بناتا ہے چنانچہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں صفحہ ۹ پر کالم تین میں لکھا ہے۔ کہ

"یہ کہنا سراسر لغو ہے۔ کہ اسلام کل کا کل خیر ہی ہے کیونکہ شر و گمراہی۔ قتل و خونریزی۔ تعصب دینی۔ بغض و عناد جہاد فساد۔ گناہ و توبہ۔ لوٹ مار۔ مکر و انتشار۔ زنا و نفس پرستی شرک و مخلوق پرستی جیسا کہ ہم وقتاً فوقتاً قرآن شریف سے دکھلاتے رہے ہیں۔ **کل خانہ زاد اسلام ہیں**۔"

اس عبارت میں مسافر نے دنیا کی تمام برائیوں کو اسلام کے سر منڈھا ہے ان فقروں نے کروڑہا مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہوگا۔ لیکن ہمیں نہایت افسوس ہے۔ کہ گورمنٹ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اس اخبار کے ہتکنڈوں سے ناواقف ہے۔ اگر ایسے مضامین کا انسداد نہ ہوا۔ تو اس اخبار کا وجود ضرور شر بڑھائے گا۔ ایک مذہبی اخبار کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ انسانی ہمدردی کا مرتبہ بلند کرے۔ مگر یہ آریہ اخبار اپنی آواز کیا اٹھا کر مصلحان ملک کے دلوں پر قیامت ڈھا رہا ہے محض روپیہ کمانے کے واسطے اس نے ایسے مضامین کا سلسلہ شروع کیا ہے جس سے مسلمانوں کو رنج پہونچے اور آریہ خوش ہوں۔

انور بے میدان کارزار میں

انور بے کے طرابلس پہنچ جانے پر بڑا اطمینان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اسوقت وہ میدان جنگ میں نبرد آزمائی کر رہے ہیں اور آپ کی قدرتی جوانمردی سے اطالیوں کے چھکے چھوٹنے شروع ہو گئے ہیں۔ ٹرکی میں نئی زندگی کے آغاز پر آپکے تدبر اور ہوشیاری نے خیالات میں عجیب انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ طرابلس میں بھی اپنے نام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اور اطالیوں کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ ع

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

زراعتی مشین

جدید سائنس کے دم قدم سے ہر شعبہ مین علمی شاخین پھوٹ نکلی ہین جن قدرتی چیزون پر انسان کی نگاہ بھی نہ پڑتی تھی ان کے ذریعہ سے مہذب سوسائٹیون مین راحت و آرام کی تصویر کھنچی جاتی ہے۔ امریکہ مین مسٹر شومن نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو آبپاشی کے لیئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اس مشین مین بارہ صندوق ہین جنمین خانے بنے ہوئے ہین۔ ہر ایک صندوق پر شیشہ کا ڈھکنا لگا ہوا ہے جسمین یہ حکمت ہے۔ کہ سورج کی کرنین ایک مرکز پر اکھٹی ہوسکین اور پانی کو گرم کرتی رہین۔ اس طریق سے اسٹیم ایک پائپ مین جمع ہو جاتی ہے جسکا تعلق تمام صندوقون سے ہوتا ہے۔ یہ اسٹیم ایک نئی قسم کے انجن سے ملائی جاتی ہے۔ جو حرکت دینے سے چلتا ہے۔ اخبار زمیندار لکھتا ہے۔ کہ آبپاشی کے مسئلہ مین ہندوستان کیطرح مصر مین بھی دلچسپی لی جاتی ہے۔ جب اس مشین کے متعلق یہہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد نہین بگڑتی۔ اور عرصہ تک کام دیتی ہے تو ہندوستان کے محکمہ زراعت کو ایسی فائدہ بخش چیز سے محروم نہ رہنا چاہیئے!

مہاراجہ بڑودہ اور دربار دہلی!

افواہ تھی کہ مہاراجہ گیکوار بڑودہ دربار کے دن شاہی ادب آداب کرتے وقت کسقدر بے پرواہی سے کام لے رہے تھے جس سے ہندوستانی پبلک اور والیان ریاست مین عجیب وغریب ریمارک کیئے گئے۔ کسی نے مہاراجہ صاحب کے اس طریق عمل کو شام جی کرشن ورما کی ملاقات کے اثر سے منسوب کیا۔ اور کسی نے ان کی روشن خیالی کو تاریک صورت مین دکھایا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب نے ہز اکسیلنسی گورنر جنرل کی خدمت مین ایک معذرت نامہ بھیجا ہے جس کے الفاظ یہ ہین

ڈیر لارڈ ہارڈنگ! مین نے سنا ہے۔ کہ جس طریقہ پر مین نے حضور شہنشاہ معظم کو سلام عرض کیا تھا۔ اس پر حاشیئے چڑھ رہے ہین۔ اس لیئے فوراً آنجناب کو اصلی واقعات تحریر کرتا ہون۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہون۔ کہ میرا ہرگز کوئی ارادہ حضور شہنشاہ معظم کو ناراض کرنے یا لوگون کی نظرون مین تخت و تاج یا شہنشاہ معظم کی ذات اقدس کی اپنی وفاداری اور شک مین ڈالنے کا نہ تھا۔ ریاست بڑودہ ہمیشہ سے گورنمنٹ برطانیہ کی مرہون احسان ہے۔ اور مین اور میری ریاست بھی ہمیشہ سچے وفادار اور شکر گذار رہینگے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب مین تخت شاہی کے سامنے گیا۔ اور واپس آیا۔ تو مین آداب مقررہ کو نہ بجالایا۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو میری کمزوری اور شہنشاہ معظم کے رعب کیوجہ سے ہوا ہوگا مجھہ سے پہلے صرف ایک والیئے ریاست نظام پیش ہوئے تھے۔ اور گھبراہٹ کیوجہ سے مین یہ بھی نہ دیکھہ سکا۔ کہ نظام صاحب نے کس طرح آداب ادا کیئے۔ مین سلام کرکے چند قدم آگے بڑھا۔ اور پھر جس راستہ سے جاتا تھا۔ واپس چلا گیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ مین مقررہ راستہ سے گیا ہون۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مین نے ایسا نہین کیا۔ بجائے دریافت کرنے کے مین گھبراہٹ مین سیدہا آگے کی طرف بڑہتا چلا گیا۔ اور اس غلطی پر مین کہہ سکتا ہون۔ کہ مین سخت نادم ہون مینے یہ بھی سنا ہے۔ کہ جو چٹھی مینے دسمبر کی ملاقات کو تحریر کی تھی۔ وہ بھی موجب ناراضی ہوئی۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ میرا ارادہ ہرگز ناراض کرنے کا نہ تھا۔ اور اگر آپ کی خواہش ہو۔ تو مین اس چٹھی کو بلا شرط واپس لینے پر طیار ہون وہ چٹھی دوستانہ تھی۔ اور اس سے میرا مدعا تھا۔ کہ حضور والا کی ہر دلعزیزی مزید ہو۔ جس طریقہ سے شہنشاہ معظم نے مجھسے ملاقات کی ہے۔ اس سے میرے دل مین بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ مین درخواست کرتا ہون۔ کہ حضور والا اس خط کو شہنشاہ معظم تک پہنچا دین۔ اور حضور پر نور کو میری سچی وفاداری اور جان نثاری کا یقین دلائین مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر لارڈ کریو بھی میری اس تحریر کو ملاحظہ فرمائین۔ تاکہ وہ بھی میرے رویّہ اور خیالات کی نسبت۔ کسی بدگمانی مین نہ رہین "

اس چٹھی مین اس خبر کا حوالہ بھی نہین دیا گیا ہے۔ جسکو ہندو اخبارات بہانت فخر سے لکھرہے ہین۔ کہ مہاراجہ صاحب کے آدمیون کے ہاتھہ سے دو انگریز سپاہی مارے گئے۔ کیا یہ خبر بالکل جھوٹ ہے۔ اگر صحیح ہے تو ہمین دلی افسوس ہے۔ کہ ریاست بڑودہ کے سپاہیون نے ہندوستان کے حفاظت کرنے والے اور حکمران قوم کے دو آدمیون سے ایسا ظالمانہ برتاؤ کیا جس پر تمام ہندوستانی خون کے آنسو رو رہے ہین۔ خدا کیے

اس واقعہ کی کچھ اصلیت نہ ہو۔ اور ایک ریاست کی وفاداری برقرار رہے

دودھ دینے والی گائے کے ذبح کرنے پر محصول

سنا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال مین حکم ہوا ہے۔ کہ آیندہ دودھ دینے والی گائے ذبح کرنے پر جانے چار آنے کے ایک روپیہ فی گائے محصول لیا جائے۔ اس کی غرض یہ بیان کی گئی ہے۔ اس کے استعمال کرنے مین کیون رکاوٹین پیدا کی جاتی ہین۔ ہندؤن کے مذاہب مین جو چیزین جائز ہین۔ ان پر مسلمانون کو نکتہ چینی کرنے کا کوئی حق حاصل نہین ہے۔ اور نہ وہ نکتہ چینی کرتے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ گایون کے ذبح ہونے پر محصول بڑھایا جاتا ہے۔ دودھ دینے والی گائین بوچڑون کے ہاتھ فروخت ہوتی ہین۔ جہانتک دیکھا گیا ہے قصابون کے ہاتھ صرف ایسی گائین فروخت کی جاتی ہین۔ جو نہ دودھ دے سکتی ہون نہ انکی صحت ٹھیک ہوتی ہے۔

حضور ملکہ معظمہ کی علمی دلچسپیان

انگلینڈ اور ہندوستان کی یہ خوش نصیبی ہے کہ حضور ملکہ معظمہ کا علمی ذوق دنیا کے مشہور عالمون اور فاضلون سے کم نہین ہے۔ جسطرح آپ کو فن مصوری اور علم موسیقی مین کمال حاصل ہے۔ اسیطرح علم ادب مین بھی آپ کا پایہ بلند ہے۔ آپ کی والدہ نے آپ کو اپنی نگرانی مین نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلائی تھی۔ آپ انگریزی کے سوا فرانسیسی زبان سے بخوبی ماہر ہین۔ جرمنی مین عمدہ مہارت رکھتی ہین۔ اطالین مین اچھی لیاقت ہے۔ ٹینسن۔ کارلائل۔ ایمرسن جارج ایلیٹ۔ جو یوروپ کے نامور مصنف ہین۔ انکی تصنیفات کو آپ نہایت شوق سے پڑھتی ہین۔ شادی ہونے سے پہلے آپ نے ایک پروفیسر کی زبان سے ان لیکچرون کو سنا ہے جسمین ملکہ ا‌ٓنیتھ کے زمانے کی ترقیون اور حالات کی تصویر کھینچی گئی تھی۔ ہندوستان کی روانگی سے پہلے آپ نے یہان کے خیالات اور حالات سے واقفیت پیدا کی۔ اور اپنی معلومات مین اضافہ کرنے کے لیئے کتابون کا مطالعہ کیا تاکہ وہ ہندوستانیون سے بہترین سلوک کر سکین۔ ہمین یہ سنکر خوشی ہوئی۔ کہ حضور ملکہ معظمہ اردو زبان مین کامل واقفیت پیدا کرنی چاہتی ہین جس سے امید ہے کہ قدیم اور جدید دارالسلطنت کی زبان موجودہ

حالت سے زیادہ ترقی پا جائے گی۔ اور اردو کو اس سے چار چاند لگین گے۔

ایک ملزم کی گستاخی

پر کاش لکھتا ہے۔ کہ بمبئی کی ایک عدالت مین ایک ملزم سے دریافت کیا گیا۔ کہ تم سے نیک چلنی کی ضمانت کیون نہ لی جائے چونکہ اس نے کافی وجہ بیان کی اسلئے مجسٹریٹ نے اسے رہا کر دیا۔ مگر پولیس نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ یہ ملک کی بدقسمتی ہے۔ کہ حکام جن ملزمون کو چھوڑ دین۔ تو پولیس ذاتی کینہ دری سے انکے پیچھے لگی ہوئی پھرتی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پولیس کی لے دے سے ملزم کو چارونطرف سے تو دہ ملامت بنایا جاتا تھا۔ اور اس کو روزی کمانی مشکل ہو گئی تھی۔ اس لیئے پولیس کے حرکات دیکھکر اس کو یہ حوصلہ پیدا ہوا۔ کہ وہ حاکم اعلیٰ پر جوتا پھینکے۔ ملزم نے جب انصاف کا یہ رنگ دیکھا۔ تو مجسٹریٹ کیطرف جوتا پھینکا۔ لیکن وہ جوڈیشل کلرک کے لگا۔ دوبارہ بھی اس کا وار خالی گیا۔ تیسری بار اسنے پھر جوتا پھینکا۔ جو ایک مترجم کی پیٹھ پر لگا۔ چوتھی بار ایک وکیل پر جا گرا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ اور اسے مجسٹریٹ کی عدالت سے ۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ ہندوستان مین کون شخص ہے۔ جو ملزم کی گستاخی سے خوش ہوا ہوگا۔ کیونکہ اس ملک کی رعایا اپنے حکام کی دلی ہمدرد ہے مگر بعض واقعات پولیس کے تشدد کا ثبوت دیتے رہتے ہین۔ ہمارے خیال مین اب ہندوستان کی بے چینی بالکل دبی ہوئی ہے۔ مگر بعض مقامات کی پولیس کے ہاتھون دبی دبائی آگ کا بھڑکنا حیطہ امکان مین ہے بیشک گورنمنٹ عالیہ کو اس گستاخی کے ساتھ ہی ساتھ پولیس کی سختگیریون کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے!

مسٹر ایڈیسن کی نئی ایجاد

امریکہ کے مشہور موجد مسٹر ایڈیسن کی حیرت انگیز ایجادون نے دنیا مین حیرت اور تعجب پیدا کر دیا ہے مسٹر موصوف جو چیز تیار کرتے ہین۔ وہ انسان کی آیندہ مشکلات مین مدد دیتی ہے۔ چونکہ اس زمانے مین جنگلات کثرت سے کاٹے جا رہے ہین۔ اور کاغذ بنانے کی خام چیزون کی قیمت روز بروز گران ہو رہی ہے۔ اندیشہ ہے۔ کہ کاغذ کے مہنگا ہو جانے سے اخبار اور کتابین بھی مہنگی ہو جائین گی۔ اور اس صورت مین عام تعلیم کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ اس لیئے آپ نے دھاتون سے کاغذ بنانے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ مسٹر ایڈیسن برقی اور کیمیاوی عمل سے۔ فولاد۔ تانبا اور نکل دھاتون سے تختے بنانے کے مدعی ہین۔ جو کاغذ کے تختون کیطرح سیاہی کو جذب کر لین گے۔

اسلام مین روحانی زندگی کیونکر ہے

دنیا مین جسقدر اقوام اور مذاہب پائے جاتے ہین۔ ان کے آئین اسلامی اصولون سے کسیطرح بھی مقابلہ نہین کر سکتے۔ پاکیزہ فطرت جماعتون کو اس مذہب مین جو روحانیت کے نمونے دکھائی دیتے ہین۔ وہ کسی دوسری جگہ نہین مل سکتے۔ کیونکہ اسلام کے تمام ضوابط عقل کے لگ بھگ ہین۔ اوراس کی شریعت کو قانون قدرت سے خاص مناسبت ہے مسٹر کارلائل پروفیسر چرچ آف منرکہ لکھتے۔ کہ جو قوم روحانی زندگی سے بے بہرہ ہے وہ قومیت کے دائرہ سے خارج ہے۔ یہ شرف صرف مسلمانون ہی کو حاصل ہے۔ کہ ان کے ہر افراد مین روحانی زندگی۔ نمایان ہے۔ مسلمان تمام قومون۔ اور طاقتون کے مقابلہ مین ایک ایسے طاقت کو تسلیم کرتے ہین۔ اور وہ خدا ہے۔ جو شخص وحدانیت کے تخیل سے ذرا بھی ہٹا ہوا ہے وہ کبھی مذہب اسلام مین داخل نہین ہو سکتا۔ مسلمان اپنی روحانی زندگی مین اس اعلے طاقت کے بھروسے پر اپنے اخلاقی دائرہ کو وسعت دیتے ہین۔ وہ سمجھتے ہین۔ کہ یہ طاقت ہمارے اندر بجلی کیطرح ہے۔ اوراس کی حرارت کیوجہ سے تمام مسلمان ایک ہی رشتہ مین منسلک ہو رہے ہین۔ کوئی مسلمان نہین چاہتا۔ کہ ہم ایک برقی طاقت سے خارج ہو جائین۔ اسیطرح ان کے قانون شریعت پر بھی ترقی کا دار و مدار ہے۔ اس کے بعد مسلمان نبوت کو اپنے مذہب کا جزو اعظم متصور کرتے ہین۔ اوران کا عقیدہ ہے۔ کہ نبی خدا کا سچا پیغام بر ہے۔ غرض مسلمانون کی روحانی زندگی غیر محدود ہے۔ اوراسمین انواع واقسام کے فوائد پوشیدہ ہین بیشک اسلام زندہ ترقی کا نمونہ ہے۔ جس مین حکیمانہ تربیان اور تمدن کے نظارے انسان کو اپنا والہ و فریفتہ بنا لیتے ہین۔ اوراس کی سادگی دلون مین اپنا گھر کر لیتی ہے ٭

ریڈیم اور اس کا اثر

اسدنیا مین جسقدر اشیا پائی جاتی ہین۔ وہ اپنے اندر خاص قسم کی تاثیر رکھتی ہین۔ اور انسانی راحت کے مسئلہ کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے طے کرتی رہتی ہین۔ انسان مین ایک فطری طاقت ایسی موجود ہے۔ جو ہر شے کی تہ کو پہنچکر اسے کام مین لگا لیتی ہے اور اس کے ذریعہ سے تمدن اور معاشرت مین ترقی ہو جاتی ہے حال مین ریڈیم کے متعلق تحقیقات کی گئی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ مرض سرطان کے بیمارون کے واسطے بہت مفید ہے۔ اثنا مین دو مریضون پر آزمایش کی گئی۔ اور دونون کو صحت حاصل ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ریڈیم کی مدد سے بہت سے نابینا لوگ اپنی کھوئی ہوئی بینائی کو واپس حاصل کرسکتے ہین۔ مینڈک کے بچون کے اوپر شعاعین ڈالی گئین۔ تو وہ آٹھ دن کے اندر بڑے بڑے مینڈک ہو گئے۔ اور جب بڑے مینڈکون کے اوپر عمل کیا گیا۔ تو وہ حد سے زیادہ بڑے ہو گئے۔ اس کے علاوہ ریڈیم بہت سے مہلک امراض کو دور کرتا ہے۔ جون جون انسانی تحقیقات بڑھتی جائے گی۔ ایسی چیزین مشاہدہ مین آتی رہین گی۔ جنکو پرانی دنیا عجائبات سے منسوب کرے گی۔ یہ سب وہ علوم کے کرشمے ہین جو لوگون کو حیرت مین ڈال رہے ہین + + +

ہندوستان کی حفظ صحت

ایک ملکی بہی خواہ نے ہندوستان کی حفظ صحت پر افسوسناک حالت مین ریمارک کیا ہے۔ کہ عمدہ غذا اور صاف پوشاک نہ ہونے سے ہندوستان امراض کا گھر بن رہا ہے بہت سے آدمی درختون کی چھالین کھاکر اور صدہا فاقہ سے مرتے رہتے ہین۔ کچھ وہ لوگ ہین۔ جو بد بو دار سڑے ہوئے غلہ مثلاً جوار باجرہ کھاکر امراض وبایہ مین مبتلا رہتے ہین۔ ملیریا کے زہریلے مچھرون کے کاٹنے سے دائمی کمزوری ہے۔ اور خوفناک بخار مین مبتلا ہونے کا سبب بنا رہے۔ فی الحقیقت بڑی ضرورت ہے کہ ملک کی حفظ صحت درست کی جائے اور پبلک اور گورنمنٹ دونون ملکر اس کام کو کرین تو صدہا قیمتی جانین امراض سے نجات پاسکتی ہین۔

روس نے پھر کروٹ بدلی ہے

کچھ دنون سے اخباری دنیا مین روس کا نام معدوم ہوگیا تھا۔ اور جاپان کی لڑائی نے اسے سر اٹھانے کا موقعہ نہین دیا تھا۔ لیکن آجکل اس نے پھر سنبھالا لیا ہے کبھی اسکو ایرانی ملک دبانے کی ہوس ہوتی ہے۔ اور کبھی ٹرکی سرحد کے مغرب مین ہاتھ پاؤن نکالنے کی سوجھتی ہے۔ جنگ اٹلی نے اس کی ہمت بندھائی ہے کہ وہ دونون اسلامی سلطنتون سے الجھ پڑے مگر یہ ایک فاش غلطی ہے جو روس

ہے ... ہوئی ہے۔ ترکی اور ایرانی دونوں قومیں تاریخی بہادر ہیں جب ... دیں تو جاپان کی ز ... قوم ... نیچا دکھا چکی ہے تو نہایت ... کرنے جسکا انجام پشیمانی ہے۔

سکھوں اور آریوں کے جھگڑے کا خاتمہ ہونا چاہیئے!

گورنمنٹ پنجاب کے اعلان نے اس دیوار کو گرا دیا جو ہندو مسلمانوں کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔ مگر ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ جسطرح اہل ہنود اور اہل اسلام میں ظاہری صفائی پیدا ہو چلی ہے۔ آریہ سماج اور سکھ کمیونٹی میں اس کا اثر بھی نہیں۔ شکر ہے۔ کہ ملک کے ہر حصہ میں اتفاق کی خوبیاں محسوس کی جاتی ہیں لیکن آریہ سماج سے اسیطرح مخالفت کی آوازیں بلند ہورہی ہیں۔ اخبار شانتی رقمطراز ہے۔ کہ

تعلیم یافتہ اصحاب کو جہاں تہذیب اور روشنی حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ وہاں افسوس ہے۔ کہ انہوں نے اس گہرے غار ضد کیطرف منہ کر رکھا ہے جسمیں گر کر قومیں کی قومیں تباہ اور برباد ہو گئی ہیں۔ سکھ اور آریہ دونوں ہوشیار معلوم ہوتے تھے۔ مگر ان میں بھی باتوں کی جنگ چھڑ گئی ہے۔ اور باتوں کی جنگ تلوار کی جنگ سے زیادہ خونخوار ہوتی ہے رسالہ "پنجابی سورما" کوئی ہوا نہیں ہے جو سکھوں کو نگل جائے گا اگر سکھوں کے اندر مذہبی اور دہارمک شکتی زیادہ ہوگی۔ تو پنجابی سورما کیا کرےگا

اخبار شانتی کا یہ بیان غور سے پڑھے جانے کے قابل ہے۔

پنجابی سورما آریوں کا وہ مشہور رسالہ ہے جس کی زبان درازی نے سکھ جماعت کا دل دکھایا ہے۔ آریہ میگزینوں میں یہی ایک رسالہ ہے۔ جو دوستی کے پردے میں سکھوں کی توہین کر رہا ہے۔ اگر پنجابی سورما کی زبان بند کی جائے تو بہت جلد اس بگاڑ کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ سکھ اخبار لائل گزٹ لکھتا ہے۔

آج کل جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی نااتفاقی کے پاہوں ملک نالاں ہے۔ کئی ناعاقبت اندیش آریہ اخبارات ہندوؤں اور سکھوں میں دشمنی پھیلانے کی ناپاک کوشش میں ساعی پائے جاتے ہیں۔ اور اس کوشش میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔

اگر یہ سچ ہے۔ تو گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ان کی کامیابی کے طلسم کو توڑ دے

اشتہارات کے ذریعے سے فریب

یورپ اور امریکہ میں ایسے اخبارات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو فرضی اور جعلی سوداگروں سے رشوت لے کر انکے کاروبار کو وسیع پیمانہ پر دکھاتے ہیں اور اس شکل میں ان کے کارخانوں کے حصے زیادہ فروخت ہوتے رہتے ہیں۔ مگر مغربی تہذیب نے ہندوستان پر بھی اپنا ایک پرتو ڈال دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی میں کسی چلتے پرزتے یوروپین نے اخبارات میں اشتہار دیا کہ اگر کسی سابق یوروپین سولجر یا سولیئن کو روپیہ بطور قرض لینا ہو۔ تو وہ ہم سے حاصل کر سکتا ہے۔ اشتہار پڑھکر ہنری نیوس نے ایک سو روپیہ طلب کیا جس کے جواب میں مشتہر نے یہ لکھا۔ کہ وہ پہلے ایک سو روپیہ کی ضمانت جمع کرائے تو اس کو روپیہ دیا جائے گا۔ ہنری نیوس نے سچے دل سے ایک سو روپیہ کی رسید بھیجی۔ لیکن مشتہر صاحب اس کے بعد خبر بھی ہوگئے۔ ادہر سے کئی بار یاد دہانی کی گئی۔ خطوط ارسال کئے۔ مگر ادہر سے صدائے برنخواست کا مضمون تھا۔ مجبور ہو کر ہنری نیوس کو عدالت میں نالش داغ دینی پڑی۔ مجسٹریٹ نے مجرم پر جرم ثابت پایا۔ اور ایک سو روپیہ جرمانہ ورنہ ایک ماہ کی قید کا حکم دیا۔ نہایت افسوس ہے۔ کہ اخبار جو تہذیب اور شائستگی کی ترقی کا ذریعہ ہے اس سے عیار اور دغاباز آدمی پھولنا پھلنا چاہتے ہیں۔

آریہ سماج کی آیندہ زندگی

ضمانت لیئے جانے سے پہلے آریہ سماج کی تنظیموں پر الحق نے دہواں دہار مضامین لکھے تو دیانندی اخبارات نے اس کے خلاف آواز اٹھا کر ایک قیامت برپا کر رکھی تھی گو الحق نے اس قسم کے عنوانوں پر بحث کرنی چھوڑ دی ہے اور اس کا قلم اب دوسرے میدان میں سرپٹ جا رہا ہے۔ لیکن یہ کسیکو خبر نہ تھی۔ کہ آریہ سماج بہت جلد اس دانا دشمن کے اقوال کو گرہ میں باندہ کر شدہی کرنے سے ہاتھ اٹھالیگی۔ مہاشہ دہرم پال تازہ اندر کی اشاعت میں لکھتے ہیں کہ آریہ اخبارات میں اب یہ کوشش ہورہی ہے۔ کہ ویدوں کی پرچار کے بجائے رامائن۔ مہابھارت۔ پورانوں جیسی قومی کتابوں سے قصہ کہانیوں سے زیادہ پرچار کرنا چاہتے۔ اور سوامی دیانند کو ہندوؤں کے دیگر اوتاروں میں شامل کر دینا چاہیئے قومی جذبات کو

کو زیادہ تمیز کرنا چاہیئے مسلمانوں اور عیسائیون کو جنکو جنہی المعتقد و آمیز سے دور رہنا چاہیئے۔" درحقیقت اگر ایسا عمل مین آئے تو بہت اچھا ہے۔ مگر اسی کے ساتھ ہی آریہ سماج غیر مذاہب کی توہین بھی چھوڑ دے۔

کیا تصویر کا دیکھنا پوجا مین داخل نہین

سوامی دیانند کی تصویر

پھاڑے جانے پر آریہ اخبارات نے سکھون کو خوب آڑے ہاتھون لیا ہے۔ ہماری رائے مین تصویر اور مورت مین کچھ بھی فرق نہین۔ اور سوامی صاحب مورتی کی پوجا کو بُرا سمجھتے تھے آپ نے اپنی تصانیف مین آریہ سماج کو شری رامچندر اور کرشن کی مورتیون سے نفرت دلائی ہے۔ اور لالہ لاجپت رائے نے جیون چرتر مین یہانتک لکھدیا ہے۔ کہ "ہندون مین بت شکن سوامی دیانند تھا" پھر ایک کاغذی تصویر اور بے جان شے کے لیئے اتنا شور مچانا عبث ہے۔ جب سوامی صاحب نے مورتیون کو اپنے حکم سے پھنکوا دیا۔ تو آریہ حضرات ان کی تصویر پھاڑنے پر کیون لال پیلے ہوتے ہین۔

نازک موقعون پر قومی جذبات

مسلمانون کے قومی جذبات

ہی ان کی ترقیون کی جسکا ثابت ہوئے ہین ہر زمانہ مین کسی جماعت جس نے مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری کو پورا کیا ہے۔ اکثر موقعون پر قومی خیالات کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ اسمین شک نہین۔ کہ زمانہ کا انقلاب ہر قوم کی اللف مین نمایان تبدیلی کرتا رہتا ہے لیکن پھر بھی وہ خصوصیات باقی رہتی ہین جنکو زمانہ گذشتہ کی یادگار رکھنا ذرا بھی نامموزون نہین ہے گو ٹرکی اور اٹلی کی جنگ۔ ہلال اور تثلیث کے درمیان جنگ نہین ہے مگر ترکون اور عربون نے صرف مذہبی جوش سے کام لے کر ایک پہاڑ کو ڈھایا ہے طرابلس کے قاضی کی بیوی نے اپنے بیٹے کے نام جو خط لکھا ہے۔ اس مین قومی جذبات کا مجموعہ مہیا کر دیا ہے۔ خط کی عبارت یہ ہے۔

فرزند من! تمہارے والد نے جو کل شہید ہو چکے ہین تمہین اسما بنت ابی بکر کی داستان سنائی تھی اسما نے اپنے بیٹے عبداللہ کو جو نصیحت کی تھی وہ تمہین یاد ہوگی۔ مین تم صرف اتنی بات لکھتی ہون۔ کہ تم بھی انہین کی اولاد ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ مین جان دے کر اپنے خاندان کا نام روشن کرو۔ والدعا،

یہ خط قومیت کی روشن شہادت دیتا ہے اور اس سے پایا جاتا ہے کہ مسلمان استقلال کے بغیر ترقی نہین کر سکتے خواہ وہ سوشل رنگ پر ہو یا پولیٹکل میدان مین اتر کر۔

دو جہادی اعلان

جنگین ہمیشہ ہوتی رہتی ہین جس روز جون جون انسان زندگی کی منزل مین قدم رکھتا ہے ایک خوفناک زمانہ سے اس کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کا رنگ یہی ہے کہ ایک قوم اٹھے اور دوسری قوم گرے۔ ان حادثات سے کسی قوم کی قومی حیثیت کو زوال پذیر ٹھہرانا۔ اور آیندہ کے لیئے اسکی ترقیون سے ناامید ہو جانا کسیطرح درست نہین۔ جب تک قومیت کا احساس موجود ہے۔ اور تمدن کا راستہ صاف ہے۔ ہر قوم اپنی زندگی کو قایم رکھ سکتی ہے حال مین دو جہادی اعلان شایع ہوئے ہین۔ ایک عراق کے مجتہد اعظم آقا سید محمد کاظم خراسانی کی جانب سے ہے اور دوسرا شیخ سنوسی کا فرمان ہے۔ اول الذکر اعلان مین ثابت کیا گیا ہے۔ کہ غنیم جب اسلامی ممالک پر حملہ کرے۔ تو جہاد کرنا واجب ہے۔ اور اسپر تمام مسلمانون کا اجماع ہے۔ قرآن مجید تشریح کر چکا ہے۔ کہ ہلکے یا بھاری ہو جس حالت مین ہو۔ دوڑ پڑو۔ یہ اعلان روس کے متعلق ہے۔ آخر الذکر اعلان مجاہدین طرابلس الغرب کے نام ہے جسمین لکھا ہے۔ کہ عربون سے زیادہ کوئی دلیر اور جانباز نہین ہے۔ جنگ ان کی لذت ہے۔ اور موت ان کی غایت ہے۔ جسطرح خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ اسیطرح انہون نے اس سے قاعدہ کیا ہے۔ کہ ہم مرتے دم تک خلافت مقدسہ کی حفاظت کرینگے۔ اگر جنگ دس سال بھی رہے تو ہماری ہمتین پست نہ ہونگی" ہم یہ تو ضرور کہینگے کہ دنیا کے تمام مسلمانون کو حتی المقدور ایران اور ٹرکی کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ لیکن جہاد کا زمانہ ابھی بہت دور ہے۔ جب خدا اپنے پاک مذہب کا خود محافظ ہے۔ تو ہم کس گنتی مین ہین۔ بیشک مجروحین کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور چندہ دینا قانون اقوام کے مطابق ممنوع بھی نہین ہے۔ مگر ہندوستانی مسلمانون کی ضروریات بدرجہا زیادہ ہین۔ اور اپنی ضرورتون کو نظر انداز کر کے جنگی مرکز کی طرف جانا دور از عقل ہے۔

زیورات خطرہ کا باعث ہین!

ایک روشن خیال خاتون نے زیورات کے متعلق یہ خیالات ظاہر کئے ہین۔ کہ چوری اور قتل کا وجود زیادہ تر انہین سے ہین۔ کہا جاتا ہے۔ کہ زیور کا صندوقچہ عورتون کا سیونگ بنک ہے۔ اگر زیور کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ تو وہ کونسی چیز ہوگی جو اس کی قایم مقام بنکر پس اندازی کیطرف توجہ دلاتی۔ لیکن یہ محض خیال ہے۔ زیور سے نقصان ہی نقصان ہے کسی چیز کو بچانا۔ اور پھر اس کے ضایع ہونے کے خطرے مین پڑا رہنا عقلمندی مین داخل نہین۔ جسقدر روپیہ بچایا جائے۔ اس کو بنک مین جمع کرنا چاہئے۔ اس ترکیب سے انواع واقسام کے فوائد ہین۔ بے شک یہ غیر ضروری رسم ترک کیئے جانے کے قابل ہے۔ گھر کی زینت اور حسن وخوبی کے لیئے اس زمانے مین بہت سی اشیاء پیدا ہوتی جاتی ہین۔

ایک قابل انگریز کا مسلمان ہونا

مخالفین یہ کہکر خوش ہوتے ہین۔ کہ اسلام ایک دائرہ تک محدود ہے۔ اور وہ خشک مذہب ہے۔ لیکن جس سادگی سے اس کے مقدس اصول غیر قومون کے دل پر اپنا نقش بٹھا رہے ہین اس کی نظیر مشکل ہے۔ حال مین ایک معزز اور لایق انگریز نے بطیب خاطر اسلام کو قبول کیا ہے۔ آپ کا نام مسٹر سٹبورات مینوریل ہے۔ مسٹر موصوف انگلینڈ کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین آپ نے برسون اسلامی کتب کا مطالعہ کیا۔ اور غیر مذاہب سے اسلامی اصول کو ملاکر دیکھا تو اس مذہب مین حقانیت نظر آئی۔ آپ مدتون عالمون فاضلون سے بحث کرتے رہے۔ اور آخر کو مصر کے قاضی القضات کے محکمہ مین حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے خدا جزائے خیر دے۔

رایٹ آنریبل سید امیر علی صاحب کی چھٹی!!!

طرابلس مین خون کی بہتے۔ الی موجون نے اٹلی کی وحشیانہ خونریزی کا ایسا ہیبتناک رنگ دکھایا ہے۔ کہ تمام مسلمان آگ بگولا ہو رہے ہین۔ کیونکہ اٹلی کی غاصبانہ دستبرد اسلام کی پر جلال آتش کے بھڑکانے مین برقی اثر کا کام دے رہی ہے۔ رایٹ آنریبل سید امیر علی صاحب نے جو چھٹی لکھی ہے

اس کا یہ حصہ اسلامی جوش کا سچا خاکہ ہے۔ کہ

"مین یوروپین قوم سے دریافت کرنا چاہتا ہون۔ کہ کب تک ہم جنبش مین آئے بغیر ٹھنڈے دل سے اس خوفناک وحشیانہ پن کے مناظر کو شمالی افریقہ کے ایک حصہ مین بیٹھے دیکھا کرینگے۔ جہان پہلے امن وامان کی برکتین پھیلی ہوئی تھین جبر قتل عام کی خبر تار برقی نے دی ہے جو قیدی بلا تفریق وامتیاز گولی سے اڑا دیئے گئے۔ جو عورتین خیرہ چشم سپاہیون کے حکم پر اپنے چہرہ سے نقاب الٹ دینے کے جرم مین جان سے مارڈالی گیئن۔ جو ہتیار تک نہ اٹھانے والے شخص بلا کسی قسم کی تحقیقات کے اس خیالی جرم کی پاداش مین۔ کہ انہون نے حملہ آورون پر گولی چلائی تھی گلیون مین گھسیٹے گئے۔ ان سب کا خون ان سب کی آہین یقیناً مہذب دنیا کو مرقع حیرت بنا دینگی انگلستان کے دل مین انسانیت کے جذبات ایسے مردہ نہین ہوگئے ہین۔ کہ اس قسم کی حرکات سے متاثر نہ ہون"

فی الحقیقت انگلینڈ کو اٹلی کی جابرانہ کارروائیون پر مناسب نوٹس لینا چاہئے۔ ترکون اور عربون نے اسوقت تک جو کچھہ کیا ہے۔ وہ اپنی آبرو قایم رکھنے اور ملک کو بیرونی حملہ آورون سے بچانے کے لیئے ہے۔ پس انگریزی قوم کا فرض ہے۔ کہ وہ طرابلس کے قتل عام پر متوجہ ہو

چین کی دیوار بنائے جانے کی وجہ

تاریخی دنیا مین چین کی دیوار مشہور ومعروف ہے چین کی قدیم کتابون مین اس کے بنائے جانے کا یہ سبب لکھا ہے۔ کہ ہن ایک زبردست قوم تھی۔ جس نے روس روم۔ ایران۔ وغیرہ تمام ممالک فتح کر لیئے تھے جب اہل چین سے مقابلہ ہوا۔ تو انہین بھی شکست حاصل ہوئی۔ اور اس قوم کے فرقون نے لوٹ مار مچادی۔ ان کے حملون سے تنگ آکر بادشاہ نے یہ تجویز کی کہ سرحد کو مضبوط کیا جائے۔ اور اس کے لیئے یہ فصیل بنایا جانا منظور کیا۔ سرحد پر بسنے والی قومون سے جزیہ کے طور پر پچاس پچاس ہزار مزدور حاصل کئے گئے۔ اور ان آدمیون کی محنت جانفشانی سے سال بعد تیار ہوئی۔ اس دیوار کے واقعات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عجائبات کا سہرا ہمیشہ ایشیا کے سر رہا ہے۔ اور اب بھی ایسی تاریخی

مراسلات

اخبار مسافر آگرہ کی فتنہ پردازیان

قابل توجہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ

مسافر آگرہ آریہ سماجی پرچون مین نہایت معرکۃ الآرا اور زبردست اخبار سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کی بیہودہ نگاری اور یاوہ گوئی کو سمجھدار آریہ بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ چنانچہ مہاشے دھرمپال نے کئی بار آریہ پبلک کو جتایا ہے۔ کہ ایسے فحش نویس اور لغو گو اخبارات سماج کے لیئے کلنک کا ٹیکہ ہین۔ بے شک مسافر کے ہر نمبر مین کچھہ نہ کچھہ شر انگیزی ہوتی ہے۔ اور اس کی عام عادت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ الزامات سے بچنے کے لیئے دوسرون پر طرح طرحکے بہتان جوڑتا ہے۔ اپنے مذہب کی برکات اور خوبیون کا اظہار کارے دارد۔ مسافر کو تو عیسائیون اور مسلمانون پر لعنت کی بوچہاڑ کرنے سے کام ہے وہ اپنی بدلیاقتی سے مجبور ہے۔ کہ آریہ سماج کی فضیلت ظاہر کرے۔ اڈیٹر صاحب مین صرف اتنی قابلیت ہے۔ کہ آنکھہ بند کرکے دوسرے مذاہب پر ناگوار حملے کر دیتے ہین۔ دلائل عقلی اور نقلی تو وہ پیش کرے جسکا دائرۂ علم وسیع ہو۔ مسافر آگرہ کا اڈیٹر گہر بیٹھے عربی دانی کا مدعی ہے جسکا املا بھی درست نہین۔ علمی اخلاقی۔ تمدنی مضامین سے اخبار کو کیا واسطہ اس کے نزدیک اخبار نویسی کا بڑا معیار یہ ہے۔ کہ بُرے طریقے مسلمانون اوران کے مذہب کی مخالفت کی جائے۔ ہم ہر ہفتہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ اودہ و آگرہ کے سامنے مسافر کی قابل اعتراض تحریرون کو پیش کرتے رہتے ہین۔ چنانچہ یکم دسمبر کا پرچہ بھی شر انگیزی اور فتنہ پردازی مین دوسری اشاعتون سے کم نہین صفحہ ۲ پر لیڈ آرٹکل مین جسکا ہیڈنگ "ہندو تجارت کے میدان مین" ہے۔ اسمین یہہ دل آزار ۔ ۔ ۔ درج ہے۔

مسلمان بادشاہون نے آریہ ورت پر غاصبانہ حملے کرکے اس پر قبضہ کرلیا مسلمان بادشاہون کے پے در پے حملے اور جابرانہ لوٹ ! بھی ... بادنہ کرسکی

اس عبارت مین محض مسلمانون کا دل دکہانے کے لیئے تاریخی واقعات کو کیسے کیسے دل شکن الفاظ مین بیان کیا گیا ہے "غاصبانہ حملے" "جابرانہ لوٹ مار" یہ وہ الفاظ ہین جنمین تعصب کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے اور دل آزاری کی کوئی بات اٹھا نہین رکھی ہے۔ کیا گورنمنٹ کے نزدیک یہ جملے نوٹس کے قابل نہین۔ ہندوؤن کے سامنے جو تجارت کا وعظ دیا ہے۔ ان مین مسلمان بادشاہون کو خواہ مخواہ آڑے ہاتھون لیکر ملک معظم کی مسلمان رعایا کی دل شکنی کی ہے صفحہ ۵ پر اخبار نور کے ایک مضمون کا جواب دیتے ہوئے یہ لکھا ہے۔

"احمدی فرقہ کے پیرو ہمیشہ کئی لاکھہ آریون کی دل آزاری کیا کرتے ہین۔ اور اشتعال انگیز فقرات مین الزام لگایا کرتے ہین"

معلوم نہین گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے اس اخبار کی حالت پر توجہ کرنی کیون چھوڑ دی ہے۔ جو وہ ایک جماعت پر اپنی دیدہ دلیری سے الزام لگاتا ہے۔ اور ایک اخبار سے مخاطب ہوتے ہوتے تمام فرقہ پر طوفان رکھتا ہے صفحہ ۶ کالم ۳ مین یہ عبارت درج ہے۔

"کتے۔ گدہے۔ سؤر بھی مستحق بہشت ہین۔ ....."

کیا یہ فقرات مسلمانون کے دلون پہ چوٹ نہ لگاتے ہونگے۔ کیا ایسی جرأت کوئی دوسرا اخبار کرسکتا ہے۔ جو مسلمانون کی بہشت مین نجس جانورون کو داخل کرے۔ صفحہ ۸ پر ایک ہیڈنگ ہے "مجرمونکی فہرست" یہ سرخی دے کر صفحہ ۹ پر یہ نام لکھے ہوئے ہین۔

"مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔ مولانا مولوی وحید الزمان حیدرآبادی۔ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب مصنف تفسیر قادری۔ عموماً علمائے اسلام اس عبارت کا ایسا ہی ترجمہ کرتے چلے آئے ہین پہر آپ کے مجرمون کی فہرست مین ہمارا نمبر کونسا ہے۔

مسافر مخاطب تو مولوی ثناء اللہ سے ہے مگر اس عبارت مین مسلمانون کے مقدس مولویون کو مجرم گردانتا ہے۔ اور ان کی توہین کرتا ہے۔

صفحہ ۱۱ پر ڈیڑہ کالم مین الحق کو صلواتین سنائی گئی ہین۔ اور

گورنمنٹ پنجاب پر مسافر نے زور ڈالا ہے۔ کہ اس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت کیون لی گئی۔ اور آگے چلکر اس مضمون مین یہ بھی ہے کہ ایڈیٹر اسلامی مسائل سے ناواقف اور انگریزی علم ادب سے کورا ہے۔ غرض الحق کو جی بھر کر گالیان دی گئی ہین۔ اور آخر مین اسکا یہ قصور بتایا ہے۔ کہ وہ

"بلاناغہ ہر ہفتہ مسافر کے کسی کسی مضمون مین سے کوئی فقرہ نہایت ہی شر انگیز مضمون کے ساتھ شایع کر کے مسلمانون کو بھڑکاتا ہے۔

اسی اشاعت مین صفحہ ۱۰۔ کالم ۳ مین اخبار عام کو نمایش کا حال لکھتے ہوئے اخبار مسافر نے گورنمنٹ پنجاب کے متعلق یہ لکھا ہے

بات بات پر اخبارات سے ضمانتین مانگنے سے بھی وہ بات حاصل نہین ہو سکتی۔ جو اسطرح بردباری و عنایت سے ہو سکتی ہے۔

مگر اس کے خلاف الحق کی ضمانت پر نہایت زہر اگلا ہے۔ جسکا دماغ ٹھیک نہ ہو۔ اور جو ایک جگہ کچھ لکھے دوسری جگہ اپنے لکھے کی تردید کرے۔ اس کی تحریرین نہایت خطرناک سمجھنی چاہیئن صفحہ ۱۴ پر "مجرم اور عیسی" کے نام سے ایک مضمون ہے جسمین یہ عبارت درج ہے

"اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرنے کے بعد سزا سے بچنا چاہے۔ تو اس کے لیے منجملہ دیگر ذرائع کے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بپتسمہ لیکر مشن کے احاطہ مین داخل ہو جائے۔ پھر پادری صاحب معاملہ کو خود سنبھال لینگے۔

مسافر نے اس عبارت مین ایک عامیانہ خیال لکھکر صریحاً معزز گورنمنٹ کے قانون اور انصاف پر ناجائز حملہ کیا ہے۔ اور امن عامہ مین خلل ڈالنے کے لیے ایسا شر انگیز مضمون لکھا ہے بمنصف مزاج گورنمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہین ہے کہ جو شخص بپتسمہ لے لے۔ وہ سزا سے بچے۔ مگر یہ فتنہ پرداز آریہ اخبار لوگون کو غلط باتین باور کراتا ہے۔ اور اس عبارت کے آگے زور دے کر لکھتا ہے۔

آج تک تو یہ محض خیال ہی سمجھا جاتا تھا لیکن مظفر نگر کے ریورنڈ پادری جارج واسن نے جو نظیر قایم کی ہے۔ وہ اس خیال کو سچائی مین تبدیل کرنے مین بہت مدد دیگی

افسوس، صد افسوس مسافر نے اب اخبار نویسی کا یہ معیار قرار دیا ہے۔ کہ وہ مسلمانون اور عیسائیون کو برا لکھے عامیانہ خیالون کو صداقت کے درجہ تک پہنچائے اور امن عامہ مین رخنہ اندازی کرے۔ ہندوستان مین کوئی طبقہ ہو۔ خواہ جرایم پیشہ اشخاص کیون نہ ہون۔ وہ بھی بپتسمہ کو رہائی کا ذریعہ قرار نہین دیتے۔ مگر آریہ پرچہ اپنے ساتھ ہندوستانی اخبار نویسی کی لٹیا ڈبولی چاہتا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ و آگرہ و اودھ مسافر کے ان مضامین پر ضرور بالضرور نوٹس لے گی۔ جن کا اقتباس پیش کیا گیا ہے۔

خبرین

راقم محمد علی۔ از دہلی

۲۳۔ دسمبر کو پیرس کے سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گو روسی گورنمنٹ جسقدر جلد ممکن ہو سکے۔ ایران سے اپنی فوجین ہٹانے کی خواہشمند ہے لیکن الٹیمیٹم کی تعمیل ہونے پر فوری تخلیہ کا کوئی وعدہ نہ کیا جائے گا ابھی تک مسٹر شسٹر کی پوزیشن کے متعلق بھی کوئی ایکشن نہین لیا گیا۔

۲۶۔ دسمبر کو مجلس وزرا نے مسٹر شسٹر کو اس کی موقوفی کے متعلق اطلاع دیدی ہے۔ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ ایرانی گارڈ نے ہندوستانی سوارون پر جبکہ وہ برٹش قونصل سے ملنے جاتے تھے گولیان چلائین جس سے ایک سوار قتل ہو گیا۔

نائب گورنر تبریز نے تار بھیجا ہے۔ کہ موجودہ حالت سخت مصیبت خیز ہے۔ وہ کہتا ہے۔ "مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ بیگناہ عورتون اور بچون کو نہایت بے رحمی سے قصابانہ طور پر قتل کیا جاتا ہے اب تک پانسو ایرانی قتل ہو چکے ہین۔ قلعہ جو ایران مین سب سے قدیم اور عمدہ ترین عمارت تھی۔ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

ایران و روس۔ ۲۱۔ دسمبر کا معرکہ تبریز نہایت شدید تھا۔ ایرانی فدائیون نے بازارون اور چھتون پر سے روسیون پر حملہ کیا۔ چنانچہ بموقعہ باغ شمال روسیون کو توپخانہ کی مدد سے ان کا حملہ پسپا کرنا پڑا روسی باشندے قونصل خانے مین پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہین جبتک کمک مع توپخانہ نہ آئی۔ اس کے آنے پر قلعہ پر جس مین بہت زیادہ فدائی جمع ہو گئے تھے سخت گولہ باری کی۔

دہلی کے پایہ تخت ہونے کی وجہ سے ولایتی ڈاک کا وہ حصہ جو پنجاب و شمالی ہند کے لیے ہوا کریگا۔ غالباً بمبئی سے آنیکی بجائے عدن سے کراچی آیا کریگا۔ اسطرح ۴۸ گھنٹون کی بچت ہو جایا کریگی............

آپ کے شہر میں مبلغ پانسو کا انعام

اس شخص کو ملے گا جو میری کتاب (دولت کمانے کی کل جسمیں کئی طرح کے مجرب نسخے اور اعلیٰ ہنر درج ہیں) کو غلط ثابت کر دے۔ اگر ساری کتاب کو غلط ثابت نہ کر سکے۔ تو اس میں سے انعامی نسخہ جات کو غیر مفید اور ہنروں کو غلط ثابت کرنے پر بھی وہ رقم انعام جو فرداً فرداً انعام نسخوں کے محاذ میں درج ہے میں دینے پر تیار ہوں۔ انعام نہ دینے کی حالت میں قانونی طور پر مجبور کیا جا سکتا ہوں۔ یہ کتاب فروری ۱۹۱۱ء سے اب تک کئی دفعہ چھپکر اور ہر ایک شہر کی عام پبلک کو فائدہ پہنچا کر مجھکو بے شمار تصدیقات دلا چکی ہے۔

اس کتاب میں میں نے (اپنے سفر چین۔ جاپان۔ امریکہ وغیرہ اور سالہا سال کی تعلیم طبی و تجربہ کے بعد) وہ وہ چیدہ انوکھے پر اثر مفید نسخہ جات و اعلیٰ ہنر (جو تجارتی اصول پر مبنی ہونے کے علاوہ دیرینہ بگڑی ہوئی بیماریوں پر اکسیر ثابت ہو) درج کر کے ہر ایک کو سکھلانے کا ارادہ کر کے باآواز بلند کہہ رہا ہے کہ اس کتاب سے بیکاروں کو اعلیٰ روزگار اور بیماروں کو اکسیر ادویات بہم کرنے کا عمدہ موقعہ ملیگا میری کتاب کے خریدار کو نہ اشتہاری فضول بے بنیاد ادویات کا کبھی ہوگا نہ بیکاری کا صدمہ نہ بیماری کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس نایاب تحفہ سے عام بچے بوڑھے جوان عورت مرد اپنے گھر پر کوڑیوں کی لاگت سے بگڑی ہوئی دیرینہ بیماریوں کا علاج اور اعلیٰ حیثیت کا روزگار عمدہ طور سے کر رہے ہیں جسکو یقین نہ ہو۔ یا کوئی شک رہے وہ

ان چار طریق سے سچ جھوٹ کی پہچان کر لے

اول اس کتاب کو مجھ سے یا میرے ان خریداروں سے جو اس کے شہر میں ہوں دیکھکر اور حسب منشا چند نسخے جنکی ان کی خشک ادویات میرے پاس ملے اونکے ہی کے ہاتھ سے وہی نسخے بنوا کر اور چند جگہ تجربہ کر کے دکھلا دوں گا پھر اگر وہ نسخے غیر مفید ثابت ہوں۔ تو قیمت کتاب معہ لاگت نسخہ اور اس رقم انعام کے جو ان نسخوں کے محاذ میں درج ہے۔ واپس کر دونگا۔

دوم کتاب کی قیمت کسی غیر جگہ (جہاں نہ میری اور نہ اس کی واقفیت ہو) جمع کر کے کتاب مفت لے جاوے اور چند یوم تک خود پڑھے۔ سمجھے مزاج ڈاکٹروں حکیموں۔ دوستوں وغیرہ کو دکھلاوے۔ پڑھاوے بلکہ چند نسخجات بھی گھر پر تیار کر کے کھاوے۔ آزماوے۔ پھر اگر پسند ہو۔ تو مجھکو کتاب کی قیمت دلاوے۔ اگر میری تحریر کے خلاف نسخے غیر مفید یا غلط ہوں۔ تو نسخہ جات کی لاگت معہ رقم انعام مجھ سے وصول کر کے کتاب واپس کر دے اور کتاب کی قیمت جہاں جمع رکھی وہاں سے لیجاوے۔

سوم شروع سے آخر تک ساری کتاب کے کل نسخہ جات کو میرے پاس بیٹھکر اپنے ہاتھ سے بنا کر سیکھے پھر تجربہ سے جسقدر نسخے صحیح و مجرب ثابت ہوں ہر ایک نسخہ کی لاگت معہ اس رقم انعام کے اس نسخہ کے محاذ میں درج ہو لینا چاہیئے۔

چہارم ایک جوابی کارڈ پر مجھسے میرے ان خریداروں کے ایڈریس (جو اس کتاب کے نسخہ جات سے بے شمار فیض اٹھا کر ہر ایک شہر میں مجسم سارٹیفکیٹ بن چکے ہیں) طلب کر کے گھر بیٹھے اپنے شہر۔ سے اول اس کتاب کو پہراہن کے تیار شدہ نسخہ جات کو بچشم خود ان سے دیکھیے۔ پھر مجسم سارٹیفکیٹوں کی تصدیق ہونے کے بعد یہ کتاب خرید کر فائدہ اٹھاوے۔

نوٹ یہ کتاب اسی طریق سے چار حصوں پر منقسم ہے جو ... حصے تیار دو زیر طبع ہیں۔ قیمت فی حصہ ۔ کی مجلد ۱۲ار۔ دو جلد کے ہر چار جلد کے تہہ محصول ڈاک فی جلد ۲ر دو جلد ۳ر چار جلد ۴ر اس سے زیادہ خریدار ... سے فیصلہ کر لیں۔ یہ کتاب گورمکھی میں تیار ہے۔ اور دو کیطرح [illegible] ہے۔

مختصر فہرست مضامین کتاب دولت کمانے کی کل حصہ اول

مجرب نسخے واسطے ہنر	غلطی پر تعداد انعام	مجرب نسخے اور اعلیٰ ہنر	تعداد انعام
بغیر چربی امرتسری صابون بنانا	صے	عورتوں کے جریان کا اکسیری نسخہ	صہ
انگریزی	عہ	تپ شیر عورت کا اعلیٰ نسخہ	للعہ
بال اڑانے کا صابون خوشبودار بنانا		سفوف جریان کا مجرب نسخہ	صہ
" " تیل "	صہ	کثرت احتلام کا تیر بہدف نسخہ	صہ
" " پوڈر "	صہ	سرمہ لوزش نور چشم کے لئے بنانا	معہ
بال خوشبودار کرنے کا تیل بنانا	عہ	پھولا چشم کا مجرب نسخہ	ستے
بال بڑھانے کا عمدہ نسخہ	سے	اکسیر چشم ہر طرح کی دکھتی چشم کا نسخہ	عہ
شاہی نیل بنانا	عہ	سرمہ جملہ امراض چشم کا نسخہ	معہ
سرکہ انگوری بنانا	عہ	سخت دمہ و کھانسی کا نسخہ	لگا
تیزاب غلط کرنا صرف دو پیسہ میں	صہ	ضعف دماغ کے لیئے دو نسخہ	ا عہ
مصنوعی موتی بنانا	صہ	پولسٹ تنباکو کی لمبوا بنانا	عہ
خستہ بسکٹ بنانا	تے	دانتوں کی ہر ایک بیماری کا منجن بنانا	عہ
ملائی کی قلفی بنانا	للعہ	اکسیر بواسیر خونی و مرہم دو نسخہ	صہ
بوتل سوڈا واٹر بنانا	عہ	اکسیر ہیضہ انجیلے دستا نسخہ	گا
مزیدار چٹنی بنانا	گا	مومی رنگین شربت بنانا ہر قسم کا	عہ
نسخہ امرت دھارا ساتھ مرضوں کی دوا	سہ	کشتہ جات کئی قسم کا بنانا	عہ
نسخہ مالش ... تمام بدن کا اکسیر	عہ	شناخت کشتہ جات کا طریقہ۔ کشتہ کو زندہ	
نسخہ مفرح یاقوتی کئی مرضوں کی دوا	عہ	کرنیکا طریقہ۔ چینی سیشہ پتھر۔ کرن چینی کا	
نسخہ ست قلمی شورا کئی مرضوں کیلئے	عہ	پیالہ جوڑنیکا مصالحہ وغیرہ وغیرہ بہت سے	
ولایتی گولی قوت باہ و جریان بنانا	عہ	ہیں۔ مفصل فہرست دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر	
سوزاک تازہ ترح کے لیئے دو نسخہ	عہ	مفت منگا کر دیکھیے۔	

درخواست کرنیکا پتہ پروفیسر شیخ کریم بخش ماہر علم طب و صنعت چونہ منڈی لاہور

مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر اخبار الحق دہلی

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون عالمون سائنس دانون کو ساکت وعاجز کر دینے والے ہون۔ ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہون تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر تہے۔ قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہین اسکی مفصل بحث۔ مسئلہ ختم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ وقدامت روح ومادہ کا زبردست عقلی وعلمی جواب دینے کے لیئے ۔۔ ۵ روپیہ انعام قیمت فی جلد ١٢ ار مجلد عہ

شدہی کی اشدہی۔ آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیونکی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ انہیں کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۔۔ ۵ روپیہ قیمت ہر

وید انجیل اور قران کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

کلام الامام۔ آریون کے لیئے ایک ناصحانہ نظم ہے قیمت صرف ا

نسیم دعوت۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف

اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب۔

قیمت صرف

پیغام صلح۔ آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ ہین۔ قیمت صرف ٣ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ۔ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ١٢ر

چشمہ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد عہ غیر مجلد عہ

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ٢ر

دیانند کی لائف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ پیر وجوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ٢ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدمبا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تہی جس کا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے غیر مجلد ہے

حدوث مادہ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ٣ر

سفرنامہ روم وشام۔ مرتبہ مولنا شبلی نعمانی قیمت فی جلد تہہ مجلد عہ

اصلاح البشر قال اللہ۔ علاج حرص تمام اخلاقی رسالے۔ جناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان جس کی تصنیفات سے ہین۔ جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑہنے ضروری ہین۔ تیمون کی قیمت صرف ۵ر

نعرہ و اذیمہ مقارعلی برگردن دیوثیت غلام حیدر۔ مرتد آریہ کے رسالے نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۔۔ ۵ روپیہ قیمت صرف تین آنے ٣ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ١٦ نسخے۔

ایک مسلمان کا پیغام۔ اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھہ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ١٦ نسخے۔

پیدایش عالم۔ اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول ومنقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت ٣ر

سوہنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ٢ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ٢ر

دہرم کی کسوٹی یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کیئے تھے قابل دید قیمت صرف ار

وید کے طہوسین فتور۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

عمدہ اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخے کے موافق تیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرہ جس کی خود حضرت نے ممیرہ ہونے کی تصدیق کی۔ اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے خود سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم لاکھہ افراد کا امام جو علمی حیثیت اور تجربہ سے بھی امام کہلانے کا بجا طور پر حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲ دوم ۸ سوم ۴ اصلی ممیرہ فی ماشہ ۲

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضاء نافع سرعت استسقاء اور زردی رنگ و تنگی نفس۔ دق ضعف معدہ بلغم۔ قاتل کرم۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی پوست و درد وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے ابتداءً دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں

لنگیاں و کلاہ ہر قسم کی لنگیاں شہدی۔ پشاوری بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ ریشمی۔ سوتی۔ شرح صاف سپید۔ اور بادامی۔ پشاوری ٹوپیاں اور مردی کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی وہر قیمت کی ملسکتی ہیں ۸ سے ۵ تک

المشتہر

محمد نور بخش سوداگر دین کا بہاسبو قادیاں ضلع گورداسپور

خاص دہلی کی سوغاتیں و کتب مطبوعہ مصر و دیگر اشیا

جن اصحاب کو دہلی کی کوئی سوغات یا کتب یا ادویات انگریزی و یونانی۔ مرکب و مفرد۔ سیاہی الفت خانی و قلم واسطی یا تیل چنبیلی۔ خوشبودار۔ کلاہ ترکی اور دیگر قسم وغیرہ کی اشیاء مطلوب ہوں۔ وہ ہماری معرفت بکفایت منگا سکتے ہیں کمیشن بالکل معمولی صرف ار فی روپیہ لیا جائیگا۔ نصف یا تہائی قیمت پیشگی آنے باقی کا وی پی کیا جائے گا۔ زیادہ وزنی پارسلوں کی روانگی بذریعہ ریل ہوگی قریب کے اسٹیشن کا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھیں اور اشیاء مطلوبہ کی تفصیل ایسی ہو کہ تعمیل میں وقت نہ ہو۔ تو انشاء اللہ کوئی چیز خراب یا خلاف منشاء نہ بھیجی جائیگی مشہور سوغات یہ ہیں۔

سلیم شاہی جوتی۔ زیورات نقرہ۔ ازقسم نوگے انگوٹھیاں دکیریاں بسٹ ہائے بٹن قمیض زنجیردار بٹن پگڑی کی چین۔ وغیرہ نہایت خوشنما جو ولایت تک جاتی ہیں ۱۲ سے ۵ تک یہ سب اشیاء ملسکتی ہیں سیاہی الفت خانی وغیرہ ہر قسم شنگرف برائے تحریر ہر قسم قلم واسطی ہر قسم عطر ۲ سے ۵ تولہ تک تیل چنبیلی ۲ سے ۵ تک ۲ سے کم فرمایش کی تعمیل نہ ہوگی۔

کتب مطبوعہ مصر و دہلی۔ عربی فارسی۔ اردو۔ قرآن مجید حمائل شریف معہ مترجم درسی و مذہبی کتب مناظرہ رد عیسائی۔ رد آریہ۔ وغیرہ۔ ہر قسم کی ملسکتی ہیں۔ جواب طلب امور کے لیے جوابی کارڈ ہو۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شیخ کرم الٰہی و نور الٰہی۔

تاجر سوداگر اسٹیشنری۔ دہلی دریبہ کلاں

تحفہ مشہور ڈاکٹر ... کی بنائی ہوئی

عبدالحمید کی نصاب بخار و طحال کی دوا

یہ دوا ۲۲ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں۔ اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اسمیں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اسی لیے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲ محصول ڈاک دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد ۸ محصول ڈاک ۵ دو شیشی تک ۶

نوٹ فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ دینا ضرور ہے

ڈاکٹر ... کے ... امرتسر

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دہلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ مسمی مرلی لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو و بیہودہ اعتراضات لکھکر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل و مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریبًا تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پرنور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفروں و علماء یورپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت مختصر یعنے صرف ۸

باہتمام منشی محمد ... مینیجر ... علی صاحب ... پرنٹر ... میں چھپ کر ... سے شایع ہوا

بدعنایت ... منشی عبدالرحمٰن صاحب